نمبر : 2790

کتاب کا نام	:	گیتا بزبان فارسی			
مصنف	:	–			
مہر ومالک	:	–			
سائز	:	21x15.5 cm	سطور	:	۱۴
اوراق	:	۱۱(ہر جزء)	کاتب	:	–
خط	:	نستعلیق	تاریخ کتابت	:	۱۲، رجب ۱۱۳۸
زبان	:	فارسی	موضوع	:	–
آغاز	:	–			
اختتام	:	–			

حالت : -

نوٹ : یہ بھگود گیتا کے ابتدائی حصے کی زیراکس ہے۔

بھگوت گیتا یا شریمد بھگود گیتا (لفظی ترجمہ الوہی نغمہ) ہندو مت کا سب سے مقدس الہامی صحیفہ ہے۔ اٹھارہ ابواب اور سات سو شلوک پر مشتمل یہ کتاب دراصل مہابھارت کے باب 23 تا 40 کا حصہ ہے۔

مہابھارت کی مشہور جنگ میں جب کورو اور پانڈو اپنی اپنی فوج لے کر آمنے سامنے آن کھڑے ہوتے ہیں تو پانڈو سپاہ سالار ارجن مخالف فوج پر ایک نگاہ ڈالتا ہے جہاں اسے اپنے بھائی بند اور عزیز واقارب صف آراء نظر آتے ہیں۔ اپنے دادا، چچا، استاد اور دیگر قابل احترام ہستیوں کو مد مقابل دیکھ کر ارجن جذباتی ہو جاتا ہے اور اپنے رتھ بان کرشن جی سے کہتا ہے کہ اپنے عزیزوں اور پیاروں کے خون سے ہم ہاتھ کیسے رنگ سکتے ہیں۔ میں اس جنگ میں حصہ نہیں لے سکتا۔ کرشن جی جواب دیتے ہیں کہ ظالم کو اس کے ظلم کی سزا دینا ہمارا فرض ہے اور فرض میں کوتاہی نہیں کی جاسکتی۔ دونوں کا مکالمہ جاری رہتا ہے اور بالآخر ارجن جنگ پر راضی ہو جاتا ہے اور اس بے جگری سے لڑتا ہے کہ ظالم کوروں کو شکست فاش ہو جاتی ہے۔ کرشن جی اور ارجن کا یہ طویل مکالمہ ہی اصل میں بھگوت گیتا کا متن ہے۔ سنسکرت کی اس نظم کو ہندو دھرم میں ایک بنیادی صحیفے کا درجہ حاصل ہے لیکن ترجموں کے ذریعے اس کا متن دنیا کے ہر کونے میں پہنچا اور اس کے مداحوں میں بلاتفریق مذہب وملت ہر قوم کے لوگ شامل ہیں۔ گیتا کے دنیا کی ہر معروف زبان میں تراجم ہو چکے ہیں۔

گیتا کا اولین ترجمہ فارسی میں ہوا تھا جو شہنشاہ اکبر کے درباری دانشور فیضی نے کیا تھا۔ اس کے بعد تو گویا دبستان کھل گیا۔ اردو میں اس نظم کے کم از کم پچاس ترجمے ہو چکے ہیں جن میں نظیر اکبر آبادی، مولانا حسرت موہانی، یگانہ چنگیزی، حکیم اجمل خان اور خواجہ دل محمد اور رئیس امروہوی کے تراجم بہت معروف ہیں۔

پس منظر: بھگود گیتا وشنو بھگوان کے اوتار شری کرشن اور پانڈو خاندان کے بہادر جنگجو ارجن کے مابین مکالمے کی منظوم صورت ہے۔ گیتا کا پس منظر جنگ کا میدان ہے (جو در حقیقتاً زندگی کا استعارہ ہے)۔ جہاں ارجن جیسا سورما جب اپنے ہی اہل خانہ کو دولت اور اقتدار کی خاطر کشت وخون پر آمادہ دیکھتا ہے تو شدید باطنی کرب اور ذہنی کشمکش کا شکار ہو جاتا ہے۔ جنگ کی ہولناکی اور قتل عام کو سوچ کر وہ آبدیدہ

ہو جاتا ہے، اور اپنے ہتھیار پھینک دیتا ہے۔ ایسے میں بھگوان کرشن غیب سے نمودار ہوتے ہیں اور پھر ارجن اور کرشن کے مابین مکالمے کا آغاز ہوتا ہے۔ جو اپنے آپ میں نہایت عمیق آفاقی پیغام لیے ہوئے ہیں۔

گیتا کی تعلیمات:

>> انسان کا جوہر حقیقی آتما ہے جو زمان ومکان سے ماورا ہے۔

>> نجات کے کئی راستے ہیں، مگر کرم یوگ اور بھگتی یوگ ارفع طریق ہیں۔

>> جزا کی خواہش کے بغیر عمل کرنا (نشکم کرما) بہت بڑا کام ہے۔

>> یہ کائنات راجو (دنیاوی)، ستو (عارفانہ) اور تمو (جاہلانہ) گن کا مرکب ہے۔ اسی طرح انسان بھی انہیں بنیادی تین فطرتوں کے حامل ہیں۔

گیتا کے اثرات:

بھگود گیتا کے فلسفے نے جدید دنیا کے ممتاز مفکروں کو متاثر کیا ہے۔ چاہے وہ بت پرستی کا سخت مخالف سماجی مصلح راجہ رام موہن ہو یا ادویت پسند مفکر اچاریہ۔ معروف امریکی دانشور ہنری تھورو گیتا کی تعریف میں رطب اللسان ہے، گاندھی جی کی زندگی میں گیتا اور اس کی تعلیمات کا بڑا ہاتھ ہے۔ انہوں نے اسے اپنی "روحانی لغت" قرار دیا ہے۔